إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعۃ المبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ "

سہ ماہی ۶ "

ماہوار ۲½ "

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد (۲) | ۲۱ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۱۱ رجب ۱۳۶۷ ھ | ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۴


## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ ماہ ہجرت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

# "برطانیہ فلسطین کی یہودی حکومت کو قانوناً ناجائز سمجھتا ہے" ۔ برطانوی نمائندے کا اعلان

## سیکیورٹی کونسل میں برطانیہ کی طرف سے امریکی قرارداد کی مخالفت

لیک سکیس ۲۰ مئی ۔ کل سیکیورٹی کونسل میں امریکہ کی اس تجویز پر بحث ہوئی ۔ کہ فلسطین میں امن بحال کرنے کے لئے بین الاقوامی فوج بھیجی جائے ۔ برطانوی نمائندے نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ۔ نام نہاد اسرائیلی حکومت کی قانوناً کوئی بنیاد نہیں ہے ۔ اگر عرب بھی فلسطین میں اپنی حکومت کا اعلان کر دیں تو جو حیثیت اس حکومت کی ہوگی یعنہ وہی حیثیت موجودہ یہودی حکومت کی ہے ۔ برطانیہ اس حکومت کو ہرگز تسلیم نہیں کریگا ۔ چین اور بلجیم کے نمائندوں نے بھی برطانیہ کی حمایت کی ۔

## بیت المقدس کی ایک یہودی بستی پر عربوں کا قبضہ

بیت المقدس ۲۰ مئی ۔ بیت المقدس کے پرانے شہر اور اس کے اردگرد گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ یہودیوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے ۔ کہ شہر کی ایک یہودی بستی پر عرب قابض ہو گئے ہیں مصری فوج بیت المقدس سے سات میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یہودیوں نے بین الاقوامی ریڈ کراس کے ذریعے یہ درخواست کی ہے ۔ کہ تل ابیب پر عرب بم باری سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ۔ ان کی لاشوں کو اٹھانے کے لئے عارضی صلح کر لی جائے ۔ عربوں نے اس درخواست کے جواب میں مطالبہ کیا ہے ۔ کہ ان کا جو ہوا باز گرفتار کیا گیا ہے ۔ اُسے رہا کر دیا جائے ۔

مصری پارلیمنٹ نے فوجی خرچ کے محفوظ خزانہ سے پچاس لاکھ مصری پونڈ جنگ فلسطین میں خرچ کرنے کی منظوری دیدی ہے ۔

## مسئلہ فلسطین کے متعلق فوراً اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس طلب کی جائے

### پیر صاحب آف مانکی شریف کا عرب لیڈروں کو برقیہ

پشاور ۲۰ مئی ۔ پیر صاحب آف مانکی شریف نے شاہ فاروق والئے مصر عزام پاشا سکرٹری جنرل عرب لیگ فلسطین کے مفتی اعظم اور جامعہ ازہر کے شیخ کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں انہیں جنگ فلسطین کے سلسلے میں پٹھانوں اور قبائلیوں کی طرف سے پوری پوری مدد دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اور اس جنگ کے لئے عربوں کو مبارکباد دی ہے

پیر صاحب نے اپنے برقیہ میں یہ تجویز پیش کی ہے ۔ کہ جلد سے جلد سارے اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس کراچی میں منعقد کی جائے ۔ جس میں اس سوال پر غور کیا جائے کہ عالم اسلام کو جو عظیم خطرہ درپیش ہے ۔ اس کا کیونکر مقابلہ کیا جائے

پشاور ۲۰ مئی ۔ افغانستان میں پاکستان کے مقرر کردہ سفیر مسٹر حیدر پگہ کابل جاتے ہوئے یہاں پہنچے ۔

## وزیر مہاجرین کی تصریحات

کراچی ۲۰ مئی ۔ پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر مہاجرین نے بتایا کہ اس وقت تقریباً چھ ہزار مسلمان پناہ گزین روزانہ سمندر کے ذریعے پاکستان آ رہے ہیں اب تک تقریباً ستر لاکھ پناہ گزین آ چکے ہیں جن میں سے چالیس لاکھ کو آباد کیا جا چکا ہے ۔

## چھ لاکھ مہاجرین کی آباد کاری کا ...

لاہور ۲۰ مئی ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۸ مئی ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں تقریباً ایک لاکھ مہاجرین کو مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں آباد کیا گیا ۔ اب ۶ لاکھ کے قریب اور مہاجرین باقی ہیں ۔ جنہیں آباد کیا جا رہا ہے ۔ یہ پناہ گزین صوبہ بھر کے ۴۲ کیمپوں میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ ضلع لاہور کے چھ کیمپوں میں ۲۳۱ اور ضلع ملتان کے کیمپوں میں ۱۳۲۰۰۰ پناہ گزین موجود ہیں ۔ ہفتہ مذکورہ کے دوران میں مشرقی پنجاب سے تقریباً پانچ سو بچھڑی ہوئی مسلمان عورتیں اور بچے برآمد ہوئے ۔ اور ۱۳ ہزار مسلمان مختلف دور افتادہ جگہوں سے نکالے گئے ۔

## پاکستان سندھ لیفیوجی کونسل کا اولین اجلاس

کراچی ۱۹ مئی ۔ پاکستان سندھ ریفیوجی کونسل کا اولین اجلاس کل وزیر اعظم پاکستان کے دفتر میں منعقد ہوا ۔ اجلاس میں کونسل کا دستور العمل زیر بحث لایا گیا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ کونسل ۵ ارکان پر مشتمل ہوگی ۔ صدر وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان ہوں گے ۔ کونسل کا نظام ترکیبی حسب ذیل ہے ۔ (۱) مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ (۲) پیر الہی بخش وزیر اعظم سندھ (۳) مسٹر میراں شاہ وزیر مہاجرین سندھ (۴) راجہ غضنفر علی خان وزیر مہاجرین پاکستان (۵) خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان ۔ کونسل نے اپنے سیکرٹریوں سے کہا ہے کہ وہ مہاجرین کی آباد کاری کا منصوبہ مرتب کر کے پیش کریں

## پونچھ کے محاذ پر گھمسان کی جنگ

تراڑکھل ۲۰ مئی ۔ آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے ۔ کہ پونچھ کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ ہندوستانی فوج توپ خانہ کی مدد سے نہایت بے جگری سے حملے کر رہی ہے ۔ ہماری فوج نے چھوٹی توپوں سے دشمن پر گولے برسائے جو اکثر ٹھیک نشانے پر لگتے رہے ۔ ان گولوں سے ہندوستانی فوج کے ساڑھے چار سو سپاہی ہلاک یا زخمی ہوئے ۔ دشمن کے طیارے اندھا دھند بمباری کر رہے ہیں ۔ وہ پانچ پانچ سو پونڈ کے وزنی بم استعمال کئے جا رہے ہیں




ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۲۱ مئی ۱۹۴۸ء

# غلط استدلال



یونائیٹڈ پریس کی خبر ہے کہ انڈین یونین کی حکومت یہودیوں کی نوزائیدہ حکومت کو تسلیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اس کی پوزیشن وہی ہے۔ جو اس نے فلسطین کے متعلق انجمن اقوام متحدہ میں اختیار کی تھی۔ حکومت اس قسم کا فیصلہ کیبنٹ کے اجلاس میں کریگی۔ جس میں برطانیہ کے اس نوٹ پر غور کیا جائے گا۔ جو اس نے نو آبادیوں کو اپنی غیر جانبداری کے جواز میں ارسال کیا ہے۔

یونائیٹڈ پریس نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہاں اعلیٰ سیاسی حلقوں میں دو متضاد آراء ظاہر کی جا رہی ہیں۔ ایک رائے تو یہ ہے کہ چونکہ کینیڈا نے برطانیہ کے نوٹ کے خلاف یہودی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ برطانیہ کے اسے تسلیم نہ کرنے سے نو آبادیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ اس سیاسی گروہ کا خیال ہے کہ ہند کو موجودہ بین الاقوامی صورت حال سے کشمیر کے معاملے کو طے کرنے کے لئے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر پاکستان عرب لیگ سٹیٹس کی کھلم کھلا حمایت کر سکتا ہے۔ حالانکہ عرب باوجود انجمن اقوام متحدہ کی درخواست کے کہ "جنگ بند کی جائے" یہودی ریاست پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ تو وہ ہند پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کر سکتا کہ ہند کشمیر کا فیصلہ بزور شمشیر کرانا چاہتا ہے۔

حیرانی ہے کہ علم سیاست کے یہ ہندی ماہرین فلسطین کے معاملہ میں عرب لیگ سٹیٹس کی دخل اندازی کو کشمیر پر ہندی یورش کے ساتھ مماثلت دے رہے ہیں۔ حالانکہ عرب حکومتیں فلسطین میں اسی استبدادی کارروائی کے خلاف اٹھی ہیں۔ جس استبدادی کارروائی سے ہند نے کشمیر پر یورش کر رکھی ہے۔ جمہوریت کا یہ اولین اصول ہے۔ کہ کسی ملک کے باشندے اپنی حکومت کا تعین خود کرنے کا پیدائشی حق رکھتے ہیں۔ لیکن فلسطین میں باوجودیکہ سوائے ایک نہایت چھوٹے سے علاقہ کے یہودیوں کی کہیں بھی اکثریت نہیں۔ مغربی جمہوریت کی اجارہ دار اقوام چاہتی ہیں کہ عرب اکثریت کا ایک کثیر اور معتدبہ علاقہ بھی اس چھوٹے سے علاقہ کے ساتھ ملا کر وہاں یہودی حکومت مستحکم کر دی جائے۔ اسی طرح ہند یونین بھی چاہتی ہے۔ کہ جس طرح اس نے ضلع گورداسپور کو جو مسلم اکثریت کا علاقہ تھا تقسیم کے ہیر پھیر میں ہتھیا لیا ہے اس طرح کشمیر میں بھی اپنی طاقت کے بل پر تمام جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کر کے ایک استبدادی غیر ملکی راج کو اکثریت کی رضامندی کے خلاف ٹھونس دیا جائے۔ ہند یونین کی پوزیشن کشمیر کے معاملہ میں عرب حکومتوں کی سی قطعاً نہیں۔ جو مظلوم اکثریت کی حمایت میں ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھی ہیں۔ بلکہ اس کی پوزیشن ان جابر طاقتوں کی سی ہے۔ جو ایک مظلوم اکثریت کو دبانا چاہتی ہیں۔ اس بات کا سیدھا سا ثبوت یہی ہے کہ انڈین یونین آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے پر رضامند نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر ہند کا فوجی دباؤ کشمیر کے عوام سے ہٹا لیا جائے گا۔ تو کشمیر کے عوام یقیناً اس کے خلاف فیصلہ کریں گے۔ اسی طرح مغربی اقوام نے فلسطین میں استصواب رائے کا سوال ہی پیدا ہونے نہیں دیا۔ کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ اگر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہؤا۔ تو فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام ناممکن ہے۔ پہلے تو انہوں نے برطانوی انتداب کا ڈھونگ رچائے رکھا۔ لیکن جب یہ ڈھونگ آئندہ چلنا ناممکن نظر آیا۔ تو یو۔ این۔ او نے جو در اصل بڑی اقوام ہی کا آلہ کار ہے۔ فلسطین کمیشن بنا ڈالا جس نے عین ان کی مرضی کے مطابق تقسیم کی سفارش کی۔ پھر یو۔ این۔ او میں جس طرح تقسیم کا فیصلہ ہؤا۔ وہ انڈین یونین کے ان دانشمند سیاستدانوں سے مخفی نہیں کیونکہ خود انڈین یونین نے اس کے خلاف احتجاج کیا پھر جب عرب ممالک نے متحدہ مقابلہ کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو ان قوموں نے وہ چال چلی جس کے نتیجہ میں یہودیوں نے اپنی ریاست کا اعلان کر دیا۔ اور اب دھڑا دھڑ یہ منصف مزاج قومیں اس ریاست کو تسلیم کرتی جا رہی ہیں۔ تا کہ تمام جمہوری اصولوں کے خلاف فلسطین میں یہودی ریاست زبردستی مستحکم کر دی جائے۔

پاکستان نے اگر عربوں کی حمایت کی ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ جمہوری اصولوں کے خلاف عربوں کے ساتھ بے انصافی کی جا رہی ہے۔ اور کس طرح یہ مغربی جمہوری قومیں جمہوری اصولوں کی مٹی پلید کر رہی ہیں اگر آج فلسطین میں تقسیم کے معاملہ کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے پر چھوڑ دیا جائے تو یقیناً فلسطین کے عرب عرب حکومتیں اور پاکستان خوشی سے اس اصول کو منظور کرینگے ٹھیک اسی طرح جس طرح پاکستان کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا حامی ہے۔ لیکن انڈین یونین اس کے خلاف ہے۔ اور بنوک شمشیر فیصلہ اپنے حق میں کرانا چاہتی ہے عین اسی طرح جس طرح مغربی قومیں بنوک شمشیر یہودی ریاست قائم کرنا چاہتی ہیں۔

## ہند میں واپسی پر پابندی

انڈین یونین نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ جو مسلمان ہندوستان سے جا کر واپس آ رہے ہیں۔ ان کو اب قبول نہیں کیا جائے گا۔ آج سے پہلے انڈین یونین بالکل اس کے خلاف اعلان کرتی رہی ہے۔ اور کہتی رہی ہے۔ کہ واپس آنے والوں کو نہیں روکا جائے گا۔ گاندھی جی نے اپنی زندگی کے آخر دنوں میں تو اس بات پر بہت زور دیا تھا۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس کے متعلق دونوں نو آبادیاں کوئی سمجھوتہ کریں گی۔ اور اس سمجھوتے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان سے جو لوگ افراتفری میں ایک دوسرے ملک میں مجبوراً منتقل ہوئے تھے۔ ان کو اپنے اپنے وطن میں واپس بسانے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ جو کانفرنس دونوں نو آبادیوں کے درمیان اس سوال پر ہوگی۔ اس میں روکنے کی بجائے آباد کرنے کی سہولتوں پر زیادہ غور کیا جائے گا۔ اور کوئی ایسا انتظام ترتیب دیا جائے گا۔ جس سے لوگ دوبارہ اپنے اپنے وطن میں آسانی سے واپس آ کر آباد ہو سکیں اس طرح دونوں نو آبادیوں میں جو باہمی خراش ہے وہ بھی کسی حد تک کم ہو جائے گی۔ اور جو لوگ اپنے وطن مالوف میں پھر آباد ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش بھی پوری ہو جائیگی۔ اس کے لئے دونوں حکومتوں کو نہایت بیدار مغزی اور سختی سے کام لینے کی ضرورت ہوگی۔ تا کہ فسادی عنصر کی ضرر رسانی سے آنے والوں کو محفوظ رکھا جا سکے

## فحش اشتہارات

پاکستان اسمبلی میں میاں نور احمد صاحب نے "فحش اشتہارات" کے خلاف قانون بنانے کے لئے ایک بل پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فحش اشتہارات کی وجہ سے عوام کے ذہنوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور ملک میں معاشی اور بد اخلاقی کی ترویج کے نقطہ نظر سے ایسے اشتہارات کی نشر و اشاعت بہت مضر ہے لیکن ہمارے خیال میں یہ بل صرف ایسے اشتہارات تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ دوسری فحش اور اخلاق سوز تحریروں اور نقش و نگار کے خلاف بھی اس میں دفعات کا اضافہ ہونا چاہیئے۔

بعض مغربی لٹریچر جو عام طور پر یہاں بازاروں میں فروخت ہو رہا ہے۔ اس میں سے بہت سا کیا بلحاظ تحریر اور کیا بلحاظ تصاویر کے ایسا ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں کے ہاتھ میں قطعاً نہیں جانا چاہیئے۔ مغربی رسالوں کی تقلید میں اردو رسالے بھی سرورق پر اب ایسی تصاویر شائع کر رہے ہیں۔ جو فحش کی ترویج میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ ہمیں اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے ورنہ بہت جلد ہمارے نوجوان بھی ان عادات بد کو اختیار کر لینگے۔ جو امریکہ اور یورپ کے نوجوانوں میں مستحکم ہو چکی ہیں۔ اور جن کے خلاف ان ممالک میں بھی احتجاج کیا جا رہا ہے۔

## درخواست ہائے دعا

شیخ نور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ، چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ٭ جودھامل بلڈنگ لاہور

شمیم اختر بنت محمد صادق صاحب فاروقی سب انسپکٹر پولیس قصور عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

# اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ

## از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی۔ وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے۔ امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ اس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔ دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے۔ اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلہ میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔ آخر یہ اتحاد کیوں ہے۔ یہ دونوں دشمن مسلمانوں کے خلاف اکٹھے کیوں ہو جاتے ہیں۔ اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں۔ مگر شائد ایک جواب جو ہمارے لئے خوشکن بھی ہے زیادہ صحیح ہو۔ یعنی دونوں ہی اسلام کی ترقی میں اپنے ارادوں کی پامالی دیکھتے ہوں۔ جس طرح شیر کی آمد کی بو پا کر کتے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ شائد اس طرح یہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ شائد یہ دونوں ہی اپنی دُوربین نگاہوں سے اسلام کی ترقی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ شائد اسلام کا شیر جو ابھی ہمیں بھی سوتا نظر آتا ہے۔ بیداری کی طرف مائل ہے۔ شائد اس کے جسم پر ایک خفیف سی کپکپی وارد ہو رہی ہے۔ جو ابھی دوستوں کو تو نظر نہیں آتی۔ مگر دشمن اس کو دیکھ چکا ہے۔ اگر یہ ہے تو حال کا خطرہ مستقبل کی ترقی پر دلالت کر رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم الشان ذمہ واریاں بھی ان کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں۔ اور یہ عجیب تر بات ہے کہ اسی قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے۔ آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ کشمیر کی جنگ میں بھی کاشمر یعنی کشمیری کا نام سننے میں آتا ہے۔ اور فلسطین کی جنگ میں بھی کاشر شہر کا ذکر بار بار آ رہا ہے۔ اسی کاشر کے نام پر کشمیر کا نام کاشمر رکھا گیا تھا۔ جو اب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ کہ یہ کاشیر ہے۔ یعنی سیریا کی طرح۔

حال ہی میں کشمیر میں ایک آزادی کا دن منایا گیا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ کشمیری دل سے ہندوستان کے ساتھ ہیں۔ اس مظاہرہ میں روس کے نمائندہ نے خصوصیت کے ساتھ حصہ لیا۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں روس ہندوستان کے ساتھ ہے کیوں ہے؟ یہ تو مستقبل ثابت کریگا۔ بہر حال ایسے، وہاں کے نمائندے نے ثابت کر دیا ہے۔ کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہائت اہم ہے۔ لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہائت اہم ہے۔ کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے۔ جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوتی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔ خدا نے ان کا مونہہ کالا کیا۔ مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہودیوں کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکہ والوں میں ایسی قوت انتظام بھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا۔ کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی مونہہ کالا کیا۔ مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن مکہ والے تھے۔ مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپ جب طائف گئے۔ اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا۔ تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپ کی امداد کے لئے آگے آیا۔ اور مکہ میں اس نے اعلان کر دیا۔ کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ ساتھ مکہ میں داخل ہوا۔ اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضہ ہے۔ کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ تو ہم اس کے اس مطالبہ کو پورا کریں۔ ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی۔ اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے۔ کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا۔ اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اس کے منصوبہ کی خبر دی۔ اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی۔ اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا آپ کو خدا تعالےٰ نے اس موقعہ پر بھی بچا لیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شائد اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں۔ اس کا دماغ خود کمزور ہے عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے۔ اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے۔ اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں۔ سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں۔ سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا۔

### امریکہ کا روپیہ اور روس کے منصوبے

اور ہتھکنڈے دونوں ہی غریب عربوں کے مقابل پر جمع ہیں۔ جن طاقتوں کا مقابلہ جرمنی نہیں کر سکا۔ عرب قبائل کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقعہ آگیا ہے۔ کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے۔ جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائینگے۔ یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دینگے۔ مصر شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑہ نہائت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں۔ اور شائد روس تو ان کو اپنا بیڑہ نذر کے طور پر پیش بھی کر دے۔

میں نے متواتر اور بار بار مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ روس مسلمانوں کا شدید دشمن ہے لیکن مسلمانوں نے سمجھا نہیں۔ جو بھی اٹھتا ہے وہ نہائت محبت بھری نگاہوں سے روس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اور روس کو اپنی امیدوں کی آماجگاہ بنا لیتا ہے۔ حالانکہ حق یہی ہے کہ سب سے بڑا دشمن مسلمانوں کا روس ہے۔ امریکہ یہودیوں کے ووٹ کی خاطر یہودیوں کی مدد کر رہا ہے۔ اور روس عرب ملکوں میں اپنا اڈہ جمانے کے لئے یہودیوں کی مدد کر رہا ہے۔ روپیہ ایک ہے مگر بواعث مختلف ہیں۔ اور یقیناً روس کے عمل کا محرک امریکہ کے عمل

کے تحرک سے زیادہ خطرناک ہے۔ لیکن چونکہ عمل دونوں کا ایک ہے۔ اس لئے بہر حال عالم اسلامی کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا مگر عقل اور تدبیر سے۔ اتحاد اور یک جہتی سے۔ میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں۔ تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں۔ اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔ کشمیر کی لڑائی کو آٹھ مہینے ہو چکے ہیں۔ لیکن اب تک مسلمانوں نے اس پہلو کے کانٹے کے متعلق بھی عقلمندی اور ہوشیاری کا ثبوت نہیں دیا۔ فلسطین کا خطرہ تو دور کا خطرہ ہے۔ خواہ زیادہ اہم ہو وہ انہیں بیدار کرنے میں کہاں کامیاب ہوگا۔ آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا۔ آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فی صدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فی صدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے۔ اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے۔ اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا۔ جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کی جگہ پر دو۔ دو روپیہ کی جگہ پر تین۔ تین روپیہ کی جگہ پر چار اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے۔ خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا ضرور جا سکتا ہے۔ خواہ بڑھیا بولی لگا کر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ الکفر ملۃ واحدۃ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں۔ مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں آؤ ہم بھی سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا۔ جن میں کہ اختلاف نہیں۔ نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (آل عمران ع ۱۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوت اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں۔ وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی افغانی ایرانی ملائی انڈونیشین افریقن بربر اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباداللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔ اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔ پس ہمیں چاہیئے اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رو چل رہی ہے وہ الٹی پڑے گی۔ عیسائیت کمزور ہو کر انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے پھر خدا اور اسکے رسول اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں۔ اور ان کی

# دفتر دوم کے متعلق دفتر اول والوں کی ذمہ واری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

میں جماعت کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر احمدی جس نے "دفتر اول" میں حصہ لیا ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی "دفتر دوم" میں حصہ لینے والا پیدا کرے۔ جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا طریق یہی ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے رہا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ پوری باقاعدگی کے ساتھ تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا اور تیار کرے گا۔ جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے ۔۔۔۔۔۔ اگر دوست زیادہ آدمی تیار نہ کر سکیں۔ تو کم از کم ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک آدمی ضرور تیار کرے۔ ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسلا سمجھا جائیگا۔ اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اسی کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائیگا۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

# جماعت کو ابھی قربانی کا معیار اور بڑھانے کی ضرورت ہے

## تبلیغ کے لئے زمیندار مخلصین زندگیاں وقف کریں

زمیندار طبقہ میں وہی لوگ عمدہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے زمیندارہ ماحول میں پرورش پائی ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہمارا مبلغ پہنچ جاوے اور پیغام حق جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے ایک ایک گاؤں میں پہنچا دیا جاوے۔ اس کی صورت یہی ہے کہ ہر گز بے شمار تعداد میں تنخواہ دار مبلغین رکھ کر اس کام کو کرائے۔ یا احباب جماعت میں ایک گروہ ایسا نکلے جو بلا کسی مالی بوجھ سلسلے پر ڈالنے کے تبلیغ کا کام کرے۔ اور اپنی زندگی خدا کی راہ میں محض اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف کر دے صورت اول بوجہ مالی مشکلات کے ہم نہیں اختیار کر سکتے۔ صورت دوم میں مجرد نوجوان اور ایسے بوڑھے جن کے قویٰ صحیح سالم ہوں نگران پر خاندان کے افراد کے لئے روزی کمانے کا بوجھ نہ ہو کے لئے خدمت دین کا موقع ہے۔ انہیں ایک سال تعلیم دے کر گاؤں بہ گاؤں بھجوایا جاویگا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے دین کے سپاہی بنتے ہیں۔ اور اس چند روزہ زندگی پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں فوری نظارت دعوت و تبلیغ سے خط و کتابت کی جاوے نیز یہ ضروری ہے کہ وقف کرنے والے دوست کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر تعلیم رکھتے ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور)

# ٹکٹوں کی شرح پھر سابقہ صورت میں بحال ہو گئی ہے

اس سے پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک کے ٹکٹوں کی شرح زیادہ ہو گئی ہے اور یہ کہ دوستوں کو چاہیئے کہ قادیان کے درویشوں کو خط لکھتے ہوئے نئی شرح کے مطابق ٹکٹ لگایا کریں مگر اب دونوں حکومتوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء سے پھر سابقہ شرح بحال ہو گئی ہے اور اب ہندوستان جانے والے خطوط پر اسی شرح سے ٹکٹ لگا کریں گے۔ جس شرح سے کہ پاکستان کے اندر جانے والے خطوط پر لگتے ہیں۔ پس آئندہ دوست زیادہ

۳ پیسے دینی دین سے اعدان کی بے ایمانی ایمان سے داماں کو سستی چستی سے اعدان کی بدعملی سعی پیہم سے بدل جائے گی

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طغرائی امتیاز

## فیضِ رُوحانی کا ابدی سرچشمہ

از مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ - اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ - یعنی ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو خلود یعنی ہمیشگی عطا نہیں کی۔ سو اگر تو مرجائے تو کیا یہ بشر ہمیشہ رہنے والے ہونگے؟ اس سوال کا جواب اگلی آیت میں یوں دیا گیا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے۔ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً اور ہم تمہاری آزمائش شر اور خیر کے ساتھ کندن کرنے کے لئے کرتے رہینگے۔ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ اور ہماری طرف ہی تم کو لوٹایا جائے گا۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا دو آیتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماسوا دیگر بشر کی جسمانی زندگی یا جسمانی موت کا ذکر مقصود نہیں بلکہ روحانی زندگی اور روحانی موت مراد ہے جیساکہ ان دو آیتوں سے پہلے اور بعد کی آیات میں اس مضمون کو واضح کیا گیا ہے۔ کسی آیت کا اصل مفہوم درحقیقت سیاق کلام سے واضح ہوتا ہے۔ سیاق کلام سے مراد وہ غرض و غایت ہے جس کے لئے کلام کیا جاتا ہے۔ سورۃ انبیاء کا تیسرا رکوع آپ پڑھیں۔ یہ رکوع یوں شروع ہوتا ہے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا - کیا کافر نہیں دیکھ چکے کہ آسمان اور زمین دونوں آپس میں پیوستہ اور ٹھیک ٹھاک تھے۔ فَفَتَقْنٰهُمَا تو ہم نے اُن کے بخئیے اُدھیڑ دیئے۔ اُن کا آپس کا پیوند ٹوٹ گیا۔ زبان عربی میں بگڑی ہوئی چیز کی اصلاح کے متعلق یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے رَتَقَ الْفَتْقَ۔ اُدھڑے ہوئے بخئیے کی اصلاح کر دی۔ اور وہ شخص جو بگاڑنے اور اصلاح کرنے پر قادر ہو۔ اُس کے متعلق کہتے ہیں ھو الراتق والفاتق۔ یعنی وہ اصلاح بھی کرنے والا ہے اور بگاڑنے والا بھی ہے اس آیت کے محاورہ عربی کے پیش نظر یہ معنی ہونگے۔ کہ کافر مشاہدہ کر چکے ہیں۔ کہ کس طرح انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے آسمان کا پیوند زمین سے جوڑا گیا۔ اس پیوند سے بنی نوع انسان کے اندر روحانی زندگی کی رَو چل پڑی اور اُس نے صلاحیت کا جامہ پہن لیا۔ مگر جب وہ پیوند ٹوٹ گیا۔ اور زمین کا تعلق آسمان سے نہ رہا۔ تو بنی نوع انسان بگڑ گئے۔ آیت فَفَتَقْنٰهُمَا پر وقف ہے اور اُس کے بعد بطور ایک نئے استدلال کے اس تعلق میں یہ مضمون شروع ہوتا ہے وجعلنا من الماء کل شئی حیّ اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا ہے۔ یعنی مومن کی زندگی کا دار و مدار آسمانی پانی پر ہے خواہ یہ زندگی مادی یا روحانی۔ جس طرح برسات کے بغیر زمین کی روئیدگی مردہ ہو جاتی ہے اسی طرح وحی الٰہی کے بغیر انسان کی رُوحانی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے اور پھر بالآخر اس کی مادی زندگی بھی فنا ہو جاتی ہے۔

وجعلنا من الماء کل شئی حی پر بھی وقف ہے تاریخی واقعات اور روزمرّہ کے مشاہدات کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے افلا یومنون کیا وہ اس مشاہدہ کے باوجود بھی ایمان نہیں لاتے۔ کہ انسان اپنی رُوحانی و مادی زندگی کے لئے دراصل آسمانی وحی کا محتاج ہے۔ اس کے بعد تین آیتیں ہیں۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے کہ ہم نے انسان کی جسمانی زندگی کو ہمیشہ قائم اور برقرار رکھنے کے لئے پہاڑوں کو بنایا۔ جو برساتی پانیوں کا ذخیرہ اپنے پہلوؤں میں محفوظ کر کے اسے چشموں اور دریاؤں کی صورت میں جاری رکھتے ہیں۔ تا زمین کی شادابی اور سرسبزی قائم رہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے اس زمین میں راستے بنائے ہیں۔ اسکے بعد تیسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ ہم نے آسمان کو سقف محفوظ یعنی محفوظ چھت بنایا ہے۔ جہاں سے تازہ بتازہ مینہ برستا اور وہ مینہ زمین پانیوں کو پاک و صاف رکھنے کا سبب ہوتا ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے دیکھنے کے ان نشانات سے بجائے ہدایت پانے کے منہ پھیر رہے ہیں چوتھی آیت کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ وہی خدا ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ کُلٌّ فِیْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں اپنے محور میں چکر لگا رہا ہے۔ اس آیت میں ترتیب کے لحاظ سے عجیب تصرف کیا گیا ہے۔ یعنی بظاہر ترتیب کو بدل دیا گیا ہے۔ رات اور دن کی پیدائش کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور سورج اور چاند کی پیدائش کا ذکر بعد میں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ رات اور دن ایسی چیزیں نہیں جو مستقل وجود رکھتی ہوں۔ مستقل وجود رکھنے والی اشیاء سورج اور چاند ہیں۔ سورج کی ہی وجہ سے رات اور دن معرض وجود میں آتے ہیں۔ اگر سورج اور چاند کی گردش نہ ہو تو ہمیں رات دن کے درمیان نہ تمیز ہو نہ رات دن کی تبدیلیوں کے متعلق کوئی احساس۔ سورج اور چاند کی ہی گردش ہے۔ جو رات اور دن پیدا کرتی اور ان کے چھوٹا بڑا ہونے کا شعور ہم میں پیدا کرتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے رات اور دن کی پیدائش کا ذکر پہلے کیوں فرمایا جبکہ یہ چیزیں اپنی مستقل وجود رکھنے والی ہیں اور سورج اور چاند، پیدائش کا ذکر بعد میں کیوں کیا۔ جنہیں پیدائش میں سبقت حاصل ہے۔

اور جو اصل موجب ہیں۔ رات و دن کے مظاہر کا آیت ھو الذی خلق اللیل والنھار والشمس والقمر سے مراد اگر یہ ظاہری دن اور رات ہوتی تو آیت کی طبعی ترتیب یوں ہونی چاہیئے تھی۔ وھو الذی خلق الشمس والقمر واللیل والنھار لیکن اس طبعی ترتیب کو یہاں نظر انداز کر دیا گیا ہے قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی اس قسم کا تصرف کیا گیا ہے۔ وہاں یہ تصرف اپنے اندر ایک اہم مقصد پنہاں رکھتا ہے دراصل اس آیت میں ظاہری رات دن مراد نہیں بلکہ گمراہی اور ہدایت کا رات اور دن مراد ہے جس کے دُور کرنے کے لئے رُوحانی سورج یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رُوحانی چاند یعنی آپ کے کامل پیرو کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ جس سے نظام رُوحانی کو خلود حاصل ہوا ہے گمراہی کی تاریکی دُور کرنے کے لئے اس طرح کا ایک مستقل نظام اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ جس طرح ظاہری تاریکی دُور کرنے کے لئے۔ اس روحانی نظام کا آفتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے اور اس کے ماہتاب آپ کے پیرو کامل۔ سورۃ انبیاء کی ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کا مادی نظام انسان کی مادی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ظاہری سورج اور چاند کے ساتھ تکمیل پایا ہے۔ اسی طرح انسان کی روحانی زندگی کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے رُوحانی سورج اور چاند کا نظام بھی قائم کیا گیا ہے جو اپنے اپنے دائرہ میں کام کر رہے ہیں۔

اب آپ اس سیاقِ کلام میں اس آیت کو پھر پڑھیں۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ۔ یعنی اے محمد تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے ہم نے خلود نہیں بنایا۔ اس آیت کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ یہ خلود صرف تیری ہی ذات کیلئے بنایا ہے اور تو ہی نظام رُوحانی کا ابدی سورج ہے تیرے بغیر ساری دُنیا موت کا مزہ چکھنے والی ہے جیساکہ آج ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہایت ہی تلخ موت کا مزہ فی الواقعہ چکھ رہی ہے۔ اور یہ موت نہ صرف روحانی ہے بلکہ مادی بھی۔ وہ مادی ترقی کس کام کی۔ جو پہلو میں ہزاروں تلخیاں اور ہزاروں موتوں کے سامان لئے ہوئے ہے یہ وہ عظیم الشان مضمون ہے۔ ان آیات کا اور انہی آیات میں اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی فرماتا ہے۔ کہ ہم اس حقیقت کو داشگاف کرنے کے لئے کہ آئندہ کیلئے بنی نوع انسان کے قیام و بقا کے لئے محمد رسول اللہ کی ذات والا صفات ہے۔ اور آپ کے پیرو کامل جام زندگی بخشنے والے ہونگے ایک فتنہ قائم کریں گے۔ اور شر اور خیر کے پہلوؤں کو واضح کرنے کے لئے بنی نوع انسان کو ایک سخت امتحان میں مبتلا کرینگے۔ یہاں تک کہ اس ابتلائے عظیم کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے خدائے قدوس کی طرف رجوع کرنے کے لئے بے بس ہو جائینگے۔ آیت ما جعلنا من قبلك الخلد کا یہی مفہوم ہے۔ اور یہی مفہوم کفار مکہ نے بھی سمجھا اس عظیم الشان دعوے پر اُنہوں نے پھبتیاں اُڑ[ائیں] چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی ہنسی اور پھبتی کا ذکر معاً مذکورہ بالا آیت کے بعد فرماتا ہے وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا - اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ۔ کفار جب دیکھتے ہیں۔ تو تیری ہنسی اُڑا[تے] ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جو ہمار[ے] دیوتاؤں کو بُرا بھلا کہتا ہے اور اپنے متعلق د[عویٰ] کرتا ہے۔ اور وہ سورج اور چاند ہے انسان[وں] کی زندگی کا۔ فرماتا ہے بیشک وہ ہنسی اُڑا[ئیں] جتنا چاہیں۔ انسان جلد باز ہے عنقریب میں نشانات اُن کو دکھا دونگا۔ پس جلدی مت کر[و]۔ اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کفار بگا[ڑ] اچھی [طرح] سمجھتے تھے کہ ان آیات میں ایک عظیم الشان [دعویٰ] کیا گیا ہے جو ان کے نزدیک سوائے پاگل کے

کوئی نہیں کرسکتا۔ یہ دعوے ہی خود ثبوت ہے کہ اس کا دیوتاؤں کو بُرا بھلا کہنا بھی علامت جنون ہے اب بھی تمام دُنیا کی طرف سے ہنسی اُڑائی جاتی ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا ابد روحانی نظام کے لئے آفتاب ہیں۔ آپ کے بغیر انسان کی نہ روحانی زندگی قائم رہ سکتی ہے نہ جسمانی زندگی۔ مگر اللہ تعالیٰ انہیں آیات میں یہ دیدہ بشارت دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمہاری تجلی انسانوں کو اس حقیقت کا اقرار کرنے پر مجبور کرے گی۔ اور ایسے انقلابات دُنیا میں آئینگے۔ کہ بنی نوع انسان چلا اُٹھینگے۔ اور کہینگے ابدی نجات کا دروازہ اور زندگی کا دائمی چشمہ محمد رسول اللہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

گذشتہ مضمون میں بیٹے سورۃ مریم کے موضوع پر مختصر سا تبصرہ کیا تھا اور بتلایا تھا کہ اس سورۃ کی پہلی آیت سے جو کھیعص سے لیکر آخر آیت تک یہی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ جب بھی اُمّتِ محمدیہ کو تباہ کرنے والے خطرات پیش آئینگے تو اللہ تعالیٰ اس اُمّت میں سے ایسے نبی مبعوث فرمائے گا جو تابع اور اُمّتی ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو سنبھالنے والے ہوں گے سورہ انبیاء کی محولہ بالا آیت میں بھی غیر سے مُراد انبیائے تابعین ہیں۔ جن کے ذریعہ سے نظامِ رُوحانی کے خلود کو قائم رکھا گیا ہے۔ علماء اسلام میں سے وہ علماء جن کی نظر حقیقت پر ہے ایک بہت بڑا گروہ یہ عقیدہ رکھتا چلا آیا ہے کہ نبوت دو قسم کی ہے۔ ایک نبوت تشریعی اور ایک نبوت ولایت۔ ان علماء میں سے قابل ذکر شیخ محی الدین ابن عربی، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ عبدالکریم جیلی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ بھی ہیں یہ مضمون میں سفر میں لکھ رہا ہوں۔ اور میرے سامنے اس وقت انکی کتابیں نہیں کہ میں یہ دیکھوں کہ نبوت ولایت کے متعلق اُنہوں نے کس آیت سے استدلال کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی اس تقسیم کی تائید سورۃ مریم کی آیات سے بالعموم خصوصاً آیت دنیاً بوضعی سے پورے طور پر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں سورۃ مریم میں جن انبیاء وارثین کا ذکر کیا گیا ہے وہ ایسے ہی انبیاء ہیں جو شریعت لانے والے نہ تھے۔ بلکہ ایسے انبیاء تھے جنہوں نے شریعت کا ورثہ سنبھالا اور اُس کی حفاظت کی۔ اور جو تجدید دین اور اپنی اپنی اُمّت کے احیاء ثانی کا باعث ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند ایک حوالے میرے سامنے اس وقت موجود ہیں۔ چنانچہ حضر جیسل میں اُن کی کتابیں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مل گئی تھیں جن سے میں نے پورے طور پر فائدہ اٹھایا۔ اور انہیں بار بار پڑھا۔ اور جیل میں احباب کو سُناتا رہا۔

پہلا حوالہ۔ فتوح الغیب۔ مقالہ ۶

اخرجت عن الخلق...... فحینئذٍ تکون وارث کل رسول و نبی و صدیق۔ بک تختم الولایۃ الخ یعنی جب تو مخلوقات سے مر جائیگا۔ اور مخلوق سے اُٹھ کر تیری نظر خالق پر ٹھہریگی۔ اور تیرا وجود اپنے خالق سے ہو جائے گا۔ تو تو ہر نبی ہر رسول اور ہر صدیق کا وارث ہو جائے گا۔ اور تجھ پر ولایت ختم ہو جائے گی۔ یہاں ولایت سے مُراد دوسری قسم کی نبوت مُراد ہے۔

حوالہ ۲ یہی مضمون مقالہ ۱۶ اور مقالہ ۲۸ اور مقالہ ۵۳ اور ۵۷ کا ہے۔ اس آخری مقالہ میں اس بات کی بھی صراحت ہے کہ تیرے ساتھ ویسے ہی سلوک کیا جائے گا۔ جیسا کہ نبیوں اور رسولوں کے ساتھ ہوا تھا۔ اور تو ان کے مقام کو پہنچ جائیگا۔ غنیۃ الطالبین میں نبوت کی تعریف کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ فلا بد لکل مرید للہ عزوجل من شیخ علی ما بیّنا الّا علی الندور والشذوذ فیجوز ان یصطفی اللہ عبداً من عبادہ فتولی تربیتہ و حراستہ عن الشیطان وصفات النفس والھوی کابراھیم النبی ونبینا محمد صلعم و اویس القرنی من الاولیاء وغیرھم ص ۴۳۰ یعنی ہر انسان کے لئے جو اللہ عزوجل کا چاہنے والا انسان ہے کہ اُس کا کوئی مرشد ہو سوائے شاذ و نادر کے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک ایسا بندہ منتخب فرمائے۔ کہ جس کی تربیت کا وہ خود متکفل ہو۔ اور شیطان وہوا و نفس سے اُسے محفوظ رکھے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اویس قرنی کی تربیت فرمائی۔ یعنی بغیر کسی واسطہ کے۔ یہ چند ایک حوالے بطور نمونے کے دئے گئے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ علماء اسلام میں سے جو حقیقت پر نظر رکھتے ہیں۔ اُن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اُمّتِ محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو انبیاء وارثین ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی تربیت کرنیوالے ہوں۔ اور اس قسم کے اہل اللہ اس نظام رُوحانی میں بطور بدر کامل کے ہیں جنکی طرح ہمارے آقا و نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے ڈالی گئی۔ اور آپ ہی کی ذات

اُس روحانی نظام کیلئے بطور ابدی آفتاب کے ہے جس کو کبھی غروب نہیں۔ اور جس کے بدر گمراہی کی تاریکیوں کو دُور کرنے کیلئے ہمیشہ ہمیش اپنے زمانہ میں ظہور فرمائینگے۔ یہ وہ خلود ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ

—— علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام ——

## قادیان میں خدمتِ خلق

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

ہم قریباً سوا تین سو احمدی مسلمان قادیان ضلع گورداسپور میں مقیم ہیں۔ ابتدا میں ظاہری حالات کے ماتحت قریباً یقین تھا کہ ہم موت کے گھاٹ اتار دئے جائینگے۔ لیکن اب حالات روز بروز سدھر رہے ہیں۔ ہمارے یہاں قیام سے بفضلہ تعالیٰ اغوا شدہ مستورات کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ چونکہ کشمیر کی سرحد اسی ضلع سے ملتی ہے۔ اس لئے اس ضلع کو ممنوع علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اور یہاں پاکستان کی ملٹری یا پولیس مستورات کو نکالنے کے لئے نہیں آ سکتی۔ گزشتہ اکتوبر سے اس وقت تک ہمارے قریب کے دیہات سے پولیس نے صرف چار پانچ عورتیں برآمد کی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا کے فضل سے اس وقت بھی قادیان میں چار جگہ سے اذان بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب متعدد مسلمان عورتوں کو اذان سُن کر معلوم ہُوا کہ ہم قادیان میں موجود ہیں۔ تو وہ موقعہ پاکر ہمارے پاس پہنچ گئیں۔ بعض کو عیسائی ہمارے پاس پہنچا گئے۔ بعض کو خود بعض شریف مزاج سکھ پہنچا گئے۔ بعض چونکہ دیہات پر حملہ ہونے کے وقت قادیان آکر ٹھہری تھیں۔ اس لئے انہیں علم تھا کہ یہ بھی مسلمانوں کا مرکز ہے یا انہوں نے غیرمسلموں سے قادیان کا ذکر سُنا تو چھپ چھپاکر موقعہ پاکر بھاگ آئیں۔ اکتوبر سے اس وقت تک ایسی عورتیں نیز خوف کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنے والے مسلمان قریباً اسّی کی تعداد میں ہمارے پاس آگئے اور ہم نے اُن کی رہائش اور خوراک انتظام کیا۔ اور جب ہمارے ٹرک قادیان آتے تھے —— تو ہم انہیں بحفاظت پاکستان بھجوا دیتے تھے اور اب سپیشل پولیس کے ذریعہ انہیں پاکستان بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور ان کے اقارب کو خطوط تار اور فون کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ ماحول قادیان کے علاوہ ان عورتوں میں سے کئی ہوشیار پور۔ امرتسر۔ فیروزپور سیالکوٹ کے اضلاع اور ریاست جموں کی تھیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے
محلہ مسجد مبارک قادیان (مشرقی پنجاب)

## یہ واقفینِ زندگی کہاں ہیں

(۱) مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب حیدرآبادی معرفت حبیب ریڈیو کمپنی عابد روڈ حیدرآباد دکن۔ ۱۷ مارچ ۱۹۴۸ء کو انہوں نے کراچی سے اطلاع دی تھی۔ کہ وہ بہت جلد لاہور آرہے ہیں۔ مگر تاحال نہ تو خود ہی آئے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع وغیرہ بھجوائی ہے۔

(۲) سید مبارک احمد صاحب (ولد سید محمد صاحب) ۱۱۳۷ء۔ اے۔ سی۔ ۲ فلائنگ سکواڈرن ۲ آر۔ ٹی۔ ایس۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ کراچی۔ انہوں نے کراچی سے اپریل کے آخر میں اپنے لاہور پہنچنے کی اطلاع دی تھی۔ مگر تاحال نہ تو وہ خود ہی دفتر ہذا میں آئے ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی اطلاع وغیرہ بھجوائی ہے۔

اگر یہ واقفین خود اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے متعلق اطلاع دیں۔ نیز اگر کوئی دوست ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی اطلاع دے سکیں۔ تو عین نوازش ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

**ولادت**:۔ چوہدری احسان الٰہی صاحب بھٹی جڑانوالہ ضلع لائلپور کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نعیمہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اسلام اور احمدیت کیلئے بابرکت بنائے (آمین)

(محمد شریف خالد)

**دعائے مغفرت**:۔ امام علی صاحب ابن امام الدین صاحب مونگ ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ بحالتِ زچگی فوت ہو گئی ہیں۔ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق

# ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول

**بنیاد اور اغراض و مقاصد:۔** بانی سلسلہ عالیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں رکھی اور اس سکول کے طلباء ۱۹۰۱ء میں پہلی مرتبہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں شریک ہوئے۔ قادیان میں سکول قائم کرنے کی غرض یہ تھی۔ کہ طلباء اس بے دینی اور الحاد کے زمانہ میں ایک خالص دینی اور مذہبی فضا میں تعلیم حاصل کر سکیں اور علوم مروجہ کے مقابلہ میں قرآنی علوم سے کما حقہ بہرہ ور ہو سکیں تاکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسلامی علوم کی برتری دنیا میں ثابت کرنے کا موجب ہوں۔ اور صحیح اسلامی روح کے حامل اور علمبردار بن سکیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ توقع بڑی حد تک پوری ہوئی اور اس کے طلباء بڑی سعادت ان بلاد سے بانی سلسلہ احمدیہ اور ایسے حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مولوی نور الدین اور آج کل جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیضان سے مستفیض ہونے کے علاوہ سکول کے پرانے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں قرآن مجید کے انگریزی میں ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (مبلغ انگلستان و امریکہ) اور حضرت مولوی محمد دین صاحب (مبلغ امریکہ) اور ایسے بزرگوں کی تربیت سے مستفیض ہو کر اس سکول کے قیام کی غرض کو پورا کرتے رہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول ہذا کے فارغ التحصیل طلباء میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو دنیا کے مختلف کناروں میں یورپ و امریکہ تک اسلام کی تعلیم پھیلانے اور غیر مسلموں کو اسلام سے مشرف کرنے کا موجب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ہزاروں ایسے ہیں جنہوں نے اپنی باعزت روزی کمانے کے ساتھ ساتھ مغربیت کے زہر کو بھی کم کر کے اسلام کی تعلیم اور روایات اور شعار کو قائم رکھنے کی سعادت پائی۔ الغرض تعلیم الاسلام اور اسلامی تعلیم میں زندگی بسر کرنے کی غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے طلباء سے ہر لحاظ سے پوری ہوتی رہی۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت بغیر قوت حاصل کرنے کے کما حقہ نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے سکول ہذا کے طلباء کو سکول کے ایام میں تعلیمی اور تبلیغی مجالس میں تقریریں کرنے کی مشق کرنے کا بھی اہتمام ہوتا رہا۔ اور یہ اسی ٹریننگ کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے مقررین تقریری مقابلوں میں شامل ہو کر ناموری حاصل کرتے رہے۔

**ہماری مخصوص روایات:۔** ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا تقریری مقابلہ ہائی جیت کر کپور تھلہ کالج۔ پرنس آف ویلز کالج جموں اور گورنمنٹ کالج لاہور کی ادبی اور علمی سوسائٹیوں کی مجالس کا نہایت ہی کامیابی سے مقابلہ کر کے طلباء نے اپنے علمی تفوق کا سکہ بٹھایا۔ علاوہ ازیں کھیلوں کے مقابلوں میں بھی ہماری ٹیمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے علاقہ میں بہترین شمار ہوتی رہیں۔ اور تعلیمی میدان میں بھی ہمارے سکول کے طلباء وقتاً فوقتاً سرکاری وظائف حاصل کرتے رہے اور انہی وجوہات کے باعث ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ یہاں تک کہ گذشتہ سال ہماری تعداد دو ہزار تک پہنچ گئی۔ سکول میں پنجاب اور ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ کے طلباء تعلیم پاتے تھے اور بعض ممالک سے متعدد طالب علم بھی تھے جن کی تعلیمی اور عام اخلاقی حالت سے مایوس ہو کر ان کے والدین نے صحیح تربیت کے لئے انہیں قادیان بھیجا ہوا تھا۔

سکول کے موجودہ ہیڈ ماسٹر محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب بھی اپنے علمی تفوق اور حسن اخلاق سے پنجاب بھر میں اس ادارہ کا چارج سنبھالتے ہی ناموری حاصل کر چکے تھے۔ چنانچہ پنجاب ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا گذشتہ اجلاس جو گذشتہ سال قادیان میں ہوا۔ اس میں آپ کی ہر دلعزیزی اور قابلیت کا باقاعدہ ریزولیوشن کی صورت میں اعتراف کیا گیا۔

**موجودہ دور اور ہماری توقعات:۔** ہمارا موجودہ دور نومبر ۱۹۴۷ء سے شروع ہوا۔ جب کہ ہمیں اپنے پیارے مرکز کو چھوڑنے کے بعد دیگر مسلمان مہاجرین کی طرح مغربی پنجاب میں پناہ لیتے ہوئے ملک ہندو ہائی سکول کی متروکہ عمارت میں اپنا ادارہ قائم کرنا پڑا۔ اور گو ابھی اب تک ہمیں متعدد دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ کے لئے ہمیں قادیان سے باہر رکھنا ہی مقصود ہے۔ تو ہم ان عارضی مشکلات پر ضرور قابو پالیں گے اور ہمارا سکول پھر نتائج۔ تعداد اور روایات کے لحاظ سے اپنی پرانی شان میں آ جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم اپنے مستقبل کے متعلق اس لئے پُر امید ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں جس کے افراد کی باگ ڈور ایک اولوالعزم مستقل مزاج۔ متفند اور خدا رسیدہ ہستی کے ہاتھوں میں ہے۔ اور اس کی قوت قدسی اور جاذبیت ہمیں اپنے فرائض سے غافل نہ ہونے دیگی۔ اور ہمارے سکول کا عملہ حسب معمول فرض شناسی۔ اخلاص اور محنت سے کام لیتے ہوئے اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ قدردانی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ہماری قوم بھی ہماری خواہش کو پورا کرنے کا اہتمام کرے گی۔ ہمارا نیا تعلیمی سال یکم جون سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچے تعلیم کے لئے جلد بھجوا دیں۔

**بعض خصوصیات:۔** اس وقت خدا کے فضل سے ہمارے سکول کا عملہ ہر طرح تجربہ کار۔ قابل فرض شناس اور مخلص ہے۔ ان میں سے متعدد دوست سرکاری ہیڈ ماسٹری چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ باقی اساتذہ بھی جو اپنی زندگی کا بہترین حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس قومی ادارہ کی خدمت میں گزار چکے ہیں۔ اساتذہ کی تعلیمی ڈگریوں کے لحاظ سے بھی ہمارے سکول کا شمار خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ ترین اداروں میں ہوتا ہے۔ سکول کے قیام کی اصل غرض پورا کرنا یعنی دینی تعلیم اور اسلامی شعار کے قیام پر زور دینا۔ نمازوں کی باقاعدگی۔ قرآن کریم کا ترجمہ۔ احادیث اور دیگر اسلامی اصول کی تعلیم دینا اور ہر لحاظ سے طلباء کو ملک اور قوم کے لئے مفید بنانا ہمارا مقصود ہے۔ تحریک جدید کے مطالبات کو سامنے رکھنا اور حتی الوسع طلباء میں سادگی کی روح پیدا کرنا اور کفایت شعاری کی عادت ڈالنا ہمارے پیش نظر ہے۔ حتی الوسع سوائے ان درسی کتابوں کے جن کا طلباء کے لئے خریدنا ناگزیر ہے ہم بعض مضامین کو کم سے کم کتابوں سے پڑھا دیتے ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس کا عملہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص۔ قابل اور محنتی ہے۔ طلباء کی اخلاقی۔ تعلیمی اور دینی نگرانی احسن طور پر ہوتی ہے اور خوراک کا خرچ بھی اس گرانی کے دور میں بھی پندرہ روپیہ ماہوار سے متجاوز نہیں ہوتا۔ بلکہ نئی فصل نکلنے پر انشاء اللہ العزیز خرچ اس سے بھی کم ہو جائیگا۔

اردو زبان کی ترویج ہمارے مقاصد میں شامل ہے۔ سکول کے اوقات میں اساتذہ کرام اور طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ باہم اردو میں گفتگو کریں۔ بیرادبی مجالس مقرر ہیں۔ اردو۔ عربی۔ سائنس۔ تاریخ و جغرافیہ کے مضامین کو عام کرنے کے لئے اور طلباء میں تحقیق کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے مختلف شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ تاکہ ہمارے بچے یہاں سے فارغ ہونیکے بعد بیرونی علمی فضا سے بھی پورے طور پر متمتع ہو سکیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار:۔ سٹاف سکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

## پاکستان سے فلسطین کو میڈیکل مشن کی روانگی

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان کی ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل مسٹر اقبال شیدائی نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو بتایا ہے۔ کہ پاکستان کی ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن نے فلسطینی عربوں کی طبی امداد کے لئے تمام ساز و سامان سے آراستہ ایک میڈیکل مشن میری سرکردگی میں روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

### لاہور میں جلسہ عام

لاہور ۲۱ مئی۔ ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء بروز جمعہ سہ پہر شام کے ساڑھے ۸ بجے باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں پیر صاحب مانکی شریف کے زیر صدارت ایک عام جلسہ عام ہوگا۔

جس میں عبدالستار صاحب نیازی ایم اے ایم۔ ایل۔ اے پنجاب مسلم لیگ کی رکن سازی اور آئندہ الیکشن کے متعلق خلافت پاکستان گروپ کا پروگرام بیان کریں گے۔

### قیدیوں کے تبادلہ کا سمجھوتہ کھٹائی میں

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی ایک اور کانفرنس بہت جلد نئی دہلی میں منعقد ہونے والی ہے جس میں قیدیوں کے تبادلہ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ مغربی پنجاب کے ایک سرکاری ترجمان نے واضح کیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں مشرقی اور مغربی پنجاب میں قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ حکومت ہند نے دہلی کے صوبہ کے قیدیوں کو پاکستان میں منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے حکومت ہند کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ دہلی میں بہت کافی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔ اس لئے یہاں سے مسلمان قیدیوں کے تبادلہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوسری طرف حکومت پاکستان اس بات پر زور دے رہی ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی ریاستوں دہلی اور ہندوستان کے تمام ان علاقوں سے جہاں سے اکثر مسلمان نقل مکانی کر گئے ہیں یہاں سے مسلمان قیدیوں کو پاکستان میں منتقل کر دیا جائے۔

### سعودی عرب میں تیل کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جائیگا

قاہرہ ۱۹ مئی۔ قاہرہ میں مکہ معظمہ سے اطلاع پہنچی ہے کہ سلطان ابن سعود کی زیر قیادت ایک اجلاس ہوا جس میں تمام سلطان کے وزیر اعظم اور دیگر اکابرین شامل ہوئے۔ اور اس بات پر بحث کی گئی کہ امریکہ کے تیل کے ٹھیکہ کو جو سعودی عرب کی طرف سے دیا گیا تھا منسوخ کر دیا جائے۔

## مشرق وسطیٰ میں گولہ بارود بھیجنے پر پابندی بدستور قائم ہے

### امریکی حکومت اس مسئلہ پر تاحال غور کر رہی ہے!

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ اور گولہ بارود مہیا کرنے پر گذشتہ دسمبر میں امریکہ نے جو پابندی عائد کی تھی۔ اس کو ہٹانے کے متعلق امریکی حکومت ابھی تک غور کر رہی ہے۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جارج مارشل نے بتایا ہے کہ فی الحال امریکہ نے اس پابندی کو اٹھانے کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ آخری فیصلہ کرنے سے پہلے امریکہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کہ سلامتی کونسل اس بارے میں کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔ کیونکہ آج کل کونسل فلسطین میں حسب حکم امتناع جنگ کے متعلق امریکی تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ پچھلے دنوں یہ خبر پھیل گئی تھی۔ کہ مسٹر ٹرومین نے ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر یہ پابندی ہٹانے کا حکم دیدیا ہے لیکن یہ صحیح نہ تھی۔ اس وقت یہودیوں اور عربوں نے امریکہ کی پرائیویٹ فرموں کو اسلحہ مہیا کرنے کیلئے آرڈر دے رکھے ہیں۔ اگر پابندی ہٹائی گئی تو فلسطین میں امریکی اسلحہ پہنچنا شروع ہو جائیگا

## پٹرول کی اسکیمیں جنگ فلسطین کی نذر

لندن ۱۹ مئی۔ جنگ فلسطین کا سب سے پہلے جو اثر پڑا ہے وہ تیل کی اسکیموں پر پڑا ہے۔ ان میں مشرق وسطیٰ میں پٹرول کی ترقی کی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔

عراق سے پٹرول کے نئے نل لگانے کے بعد تجویز تھی۔ کہ حیفہ اور ٹریپولی (لبنان) پٹرول پہنچنے کی موجودہ مقدار کو دگنا کر کے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن سالانہ کر دیا جائے۔ ایک اور نل خلیج فارس سے بحیرہ روم تک لگانے کی تجویز تھی۔ جو مکمل ہو جانے کے بعد ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن سالانہ پٹرول لے جایا کرتا۔ حیفہ لائن پر کام بند ہو چکا ہے۔ اور ماہرین اس کے مستقبل کے متعلق یاس انگیز رائے رکھتے ہیں۔ لندن کے ایک ماہر نے کہا۔ کہ فلسطین کی وجہ سے نلوں کی تعمیر کا پورا پروگرام گڑبڑ میں پڑ گیا ہے۔

### مسئلہ فلسطین کے متعلق ہندوستانی حکومت کے دو گروہ

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ سرکاری حلقوں میں ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس یہودی ریاست کو بغیر کسی شرط کے تسلیم کر لیا جائے یہ فریق یہ کہہ رہا ہے کہ اگر برطانیہ نے اس ریاست کو تسلیم نہیں کیا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی ڈومینین بھی اسے تسلیم نہ کرے یہ لوگ مثال کے طور پر کناڈا کو پیش کرتے ہیں۔ جس نے امریکہ کی تقلید کی ہے۔ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ موجودہ صورت حالات میں دنیا فائدہ مدنظر رکھے اور فوجی کارروائی سے کشمیر کا تصفیہ طے کرانے کے سلسلے میں ان واقعات کو دلیل راہ بنائے۔ عرب لیگ کے ممالک یہودی ریاست کو نیز د رباند

ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتحادی اقوام کی انجمن نے کولی "جلا تا بند کر دو" کا جو حکم دیا تھا۔ اس کی وہ کھلی اعلان خلاف ورزی کر رہی ہے۔ پاکستان ان کے اس طریق کار کی حمایت کر رہا ہے۔ اندریں حالات کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت ہند کشمیر میں اسی طریق کار کو جاری نہ رکھے

## کشمیر میں ہندوستانی فوج کے دس ہزار سپاہی مفقود الخبر ہیں

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ انڈیا کے آرمی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلانیہ میں تشویش و حیرت سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ کشمیر میں لڑنے والی ہندوستانی فوج کے ۹۹۷۲ سپاہی اور ایک سو چھوٹے بڑے افسر تو اسرار طریق پر گم ہو گئے ہیں۔ ملٹری حکام ان کی مفقود الخبری کی نسبت تین قسم کے خیال کرتے ہیں کچھ ہندوستانی افسر کہتے ہیں سکہ یہ سپاہی کشمیری حملہ آوروں نے قید کر لئے ہیں۔ چند افسروں کا گمان ہے کہ یہ جنگ میں افسر ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن بعض حکام کا خیال ہے۔ کہ یہ سپاہی یا تو جنگ کے خوف سے کہیں بھاگ گئے ہیں یا کشمیر کے جنگلوں میں روپوش ہیں۔ بہرکیف ان قیاس آرائیوں اور اعلانات نے انڈیا فوج کی کمر ہمت میں خم پیدا کر دیا ہے موجی چھوڑ چکا ہے۔ اور یاس و قنوط اس پر مسلط ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لاپتہ سپاہیوں کا کوئی سراغ نہ ملا تو ہندوستانی سپاہیوں کے رہے سہے حوصلے بھی پست ہو جائیں گے اور انڈیا کی ناکامی نوٹ پر اس کا نہایت برا اثر پڑے گا۔

## راجہ غضنفر علی خان کا تقرر

### حکومت ایران نے منظور کر لیا!

طہران ۱۹ مئی۔ حکومت ایران نے راجہ غضنفر علی خان سفیر پاکستان کا تقرر منظور کر لیا ہے۔ یہاں آج اس ضمن میں ایک سرکاری اعلان کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے پہلے سفیر سابق وزیر مہاجرین کو بنایا گیا ہے۔

### مسور کی دال کا تخمینہ!

لاہور ۲۰ مئی۔ محکمہ تعلقات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب میں مسور کی فصل کے آخری تخمینہ کے مطابق زیر کاشت رقبہ ۱۱۹۱۰۰ ایکڑ ہے۔ اس میں رسمی تخمینہ کے ۹۱۰۰ ایکڑ بھی شامل ہیں۔ یہ رقبہ پچھلے سال کے اصل رقبہ سے بقدر ۴ فی صدی زیادہ ہے۔ پیداوار کا تخمینہ ۲۳۴۰۰ ٹن کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال کی اصل پیداوار ۱۹۰۰۰ ٹن تھی۔ فصل کی کٹائی بالعموم معمول کے مطابق شروع ہو گئی۔

### بھوک ہڑتال کرنے والی مسلمان لڑکیوں کی امدادی پارٹی

لاہور ۲۰ مئی۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پٹیالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں دو مسلمان رضاکار لڑکیوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ لاہور سے ایک میڈیکل پارٹی ۱۹ مئی کو پٹیالہ روانہ ہو گئی۔ یہ پارٹی ایک ڈاکٹر ۲ نرسوں اور چند نرسنگ اردلیوں پر مشتمل ہے۔ رضاکار لڑکیوں نے ریاست سے بچھڑی ہوئی مسلمان لڑکیوں کی برآمدگی کے سلسلے میں حکام کے رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ایک لڑکی کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ میڈیکل پارٹی مغربی پنجاب کی حکومت نے بھیجی ہے۔ یہ پارٹی جب تک ضرورت ہو گی وہاں مقیم رہے گی۔

### پٹیالہ کی مسلم عورتوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی

پٹیالہ ۲۰ مئی۔ مسلمان مغویہ عورتوں کو برآمد کرنے کے سلسلے میں ریاست کے مخالفانہ رویہ کی بنا پر دو مسلمان رضاکار خواتین نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ آج ریاست کے حکام کی طرف سے یہ یقین دلانے پر کہ آئندہ اس کام میں پوری مدد کی جائے گی۔ ان خواتین نے بھوک ہڑتال ترک کر دی